

، وأولاه! ولكن ليس هو المقصود، بل المقصود ما بعده

والوعظ في خطبة الجمعة هو الذي إليه يُساق الحديث، فإذا فُعل الخطيب فُعل الفعل الشرع، إلا أنه إذا قدم الشاء على الله، [والصلاة] على رسول، أو استطر في وعظ القوارح القرآنية كان أتم وأحسن، 1 هـ اور بدور الأهل ص: 72 میں فرماتے ہیں: ”وخطبة مجرد موعظت است کہ بدان عباد اللہ انداز کند، 1 هـ اور بھی اسی صفحہ میں ہے: ”وخطبة نبی مشتمل بر حمد و صلوة فی یود و وائین استفتاح خطبة مقصود و مقدمہ از مقدمائش باشد و مقصود بالذات و عظة و تذکیر است نہ حمد و صلوة حاصل آنکہ روح خطبة موعظہ حسنہ است از قرآن باشد یا غیر آن،، اہ اور نچ المقبول من شرائع الرسول میں ہے: ”خطبة مجرد و عظة است،، اور عرف الحادی من جنان ہدی الحادی ص 43 میں ہے: ”و معظم مقصود و خطبة و عظة است بہ ترغیب و ترغیب،،۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ